نگاہ اولین

حقیقی عید

انما العید لمن خاف الوعید

مدیر التحریر

عید الفطر مسرت اور خوشی کی حامل ہے اور آسمان کے افق پر ہلال عید اجالوں کا پیغام لے کر جلوہ افروز ہو رہا ہے مگر دنیا میں جہاں جہاں مسلمانوں کی بستی ہے وہاں ہلال عید کو پستی ہی نظر آ رہی ہے۔

ہر حالت میں راسخ العقیدہ مسلمان ہلال دیکھ کر امن وسلامتی کی دعا کرتا ہے، پورا مہینہ بھوک و پیاس کی کلفتوں کو جھیلنا تقوی کے حصول کی کوشش ہے۔اس ریاضت ومجاہدے کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں نہ صرف منکرات اور برائیوں سے احتراز کرنا ہوگا بلکہ ان فطری اور ضروری خواہشات کی تکمیل سے بھی دامن کھینچ کے رہنا ہوگا۔

صیام رمضان کی حکمت کی روشنی میں عید الفطر کے معنی یہ ہیں کہ ایک ماہ کی اس ریاضت ومجاہدے نے ہمارے قلب وضمیر میں تسلیم ورضا کا جو نیا شعور بیدار کر دیا ہے اس پر ہم خوش اور شادمان ہیں۔

یہ عید دراصل ان عبادت گزاروں کا جشن تہنیت ہے جنہوں نے رمضان میں بھوکے و پیاسے رہ کر اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کی پوری کوشش کی ہے۔جنہوں نے ذاتی طور پر تعلق باللہ کی برکتوں کو آزمایا ہے اور حقیقتا عید انہی لوگوں کے لیے ہے۔

لیس العید لمن لبس الجدید انما العید لمن خاف الوعید ''عید ان لوگوں کے لیے نہیں ہے جو صرف زرق برق لباس کا مظاہرہ کرتے پھریں،عید صرف ان لوگوں کے لیے ہے جو اللہ تعالی سے ڈرتے رہیں''۔ رمضان المبارک ہی میں بڑے بڑے معرکے بپا ہوئے جو قرون اولی کے مسلمانوں نے تپتے ہوئے میدانوں میں بھوکے پیاسے لڑے۔اسی مہینے میں بدر الکبری لڑی گئی، فتح مکہ جیسی تاریخ ساز جنگ لڑی گئی وہ تو خیر قرون اولی کی بات تھی۔ مسلمانان برصغیر کی بے شمار قربانیوں کے نتیجے میں ''اسلامی'' ملک پاکستان ۲۷ رمضان المبارک کو وجود میں آیا۔یہ مبارک ساعتیں تھیں جو بعد میں ہم نے اپنی کم ہمتی، بے بسی یا غلامانہ ذہنیت کی بدولت گنوادیے۔بقول مولانا آزاد یہ عید الفطر کا جشن ملی، یہ درود، ذکر ورحمت الہی، یہ سربلندی اور بخشش سے بارآور یہ یوم کامرانی وفیروزی وشادمانی۔اس وقت تک کے لئے عیش وسرور کا دن تھا جب تک ہمارے سر تاج خلافت سے سربلند ہونے ،جسم خلعت نیابت سے مفتخر ہونے کے

لائق تھے۔ عزت وعظمت جب ہمارے ساتھ تھی اور اقبال وکامرانی ہمارے آگے دوڑتی تھی خدا کی نعمتوں کا ہم پر سایہ تھا اور اللہ کی بخشی ہوئی خلافت کے تخت جلال پر متمکن تھے لیکن اب ہمارے اقبال وکامرانی کا تذکرہ صرف صفحات تاریخ کا ایک افسانہ ماضیٔ رہ گیا ہے۔ دنیا کی اور قومیں ہمارے لئے وسیلہ عبرت تھیں، لیکن اب خود ہمارے اقبال وادبار کی حکایات اوروں کے لئے مقام عبرت ہیں۔ اب ہماری عید کی خوشیوں کے دن آگئے عیش وعشرت کا دور ختم ہوگیا۔

وطن عزیز کی دگرگوں حالت: اسلامی جمہوریہ پاکستان کی سیاست اب مچھلی منڈی بنی ہوئی ہے کل والی دشمن آج دوستی کی پینگیں بڑھارہے ہیں۔ بقول شاعر:

ہمارے ہاں کی سیاست کا حال مت پوچھو
طوائف گھری ہوئی ہے تماشائیوں میں

روشن خیالی کی سیاسی تلچھٹ میں کچھ عرصہ سے ایک رویہ عام ہورہا ہے کہ ''وعدہ کرو مکر جاؤ، عہد کرواور توڑ ڈالو'' جواز یہ تراشا جاتا ہے کہ ''یہ کوئی قرآن وحدیث تونہیں۔'' گذشتہ آٹھ سال سے ملک پر قابض ایک فوجی ڈکٹیٹر نے ملک اورعوام کا جو کچومر نکال دیا ہے، وطن عزیز کو برائی، دھشت گردی، ناانصافی، لاقانونیت، مہنگائی، غربت، بے روزگاری اور سب سے بڑھ کر بے چارگی اور بے یقینی کے جس دلدل میں پھنسا دیا ہے 18 فروری 08 کو جمہوریت کا سورج طلوع ہونے کے بعد عوام کچھ نہ کچھ حالات سدھر جانے کی امید لئے بیٹھے تھے، لیکن دن گزرتے گئے، ہفتے گزرتے گئے، مہینوں گزر گئے مگر حالات جوں کے توں بلکہ دگرگون ہوتے جارہے ہیں تمام شعبہائے زندگی متاثر ہیں۔ کھانے پینے کی تمام اشیاء بشمول آٹا، گھی، تیل، دالیں مشرف دور سے آج تک 80% سے لیکر 200% مہنگی ہوچکی ہیں۔ لوڈشیڈنگ اورڈیزل وپٹرول کی قیمتوں میں بے تحاشا اضافے نے صنعتوں کا برا حال کیا ہے۔ برائی، دھشت گردی اتنی بڑھ چکی ہے کہ کوئی شہر محفوظ نہیں۔ ادھر بھارت کو ضرورت سے بڑھ کر خیر سگالی کا پیغام دیا جارہا ہے جبکہ وہ پاکستان کو دل سے تسلیم ہی نہیں کرتا۔ ہمارے دریاؤں کا پانی روک کر پاکستان کو بنجر میں تبدیل کرنا چاہتا ہے۔ حالانکہ پاکستان اور بھارت کے مابین کوئی معمولی سرحدی تنازعہ نہیں، کڑوروں کشمیریوں کی آزادی، حق خودارادیت اور پاکستان سے الحاق کی خواہش کا مسئلہ ہے، جس کی بھارت مسلسل نفی کررہا ہے اور طاقت کے زور پر کشمیریوں کو دبانے میں مصروف ہے۔ پاکستان اپنی شہ رگ کی حفاظت کے لیے کشمیریوں کے وکیل کے طور پر عالمی اداروں میں آواز بلند کرتا رہا ہے جس کی سزا پہلے مشرقی پاکستان کی علیحدگی کی شکل میں بھگت چکا ہے اور اب بھارت بلوچستان سندھ اور ملک کے دوسرے علاقوں میں عدم